© rasailojaraid.com

علم المناسبۃ اور قاضی ابوبکر ابن العربی

جناب واصل واسطی

مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی کے دو شماروں (جولائی تا ستمبر و اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۷ء) میں جناب مبشر حسین لاہوری کا جو مضمون 'تفسیر میں نظم قرآن کی استدلالی حیثیت' کے عنوان سے شائع ہوا ہے وہ علم المناسبۃ والارتباط کے حوالے سے بہت مفید ہے۔ اس میں بحث و تحقیق کے بہت سے اہم نکتے آ گئے ہیں۔ فی الحال ایک فروگذاشت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

علم المناسبۃ کے باب میں فاضل مضمون نگار نے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا بھی نام لیا ہے (ملاحظہ ہو شمارہ ۳، ۲۰۰۷ء، ص ۳۳) مگر یہ صراحۃً غلط ہے۔ اس سلسلے میں چند نکات کو پیش نظر رکھنا چاہیے:

۱- علوم القرآن کے اکثر مصنفین جیسے علامہ زرکشی صاحب البرہان فی علوم القرآن اور علامہ سیوطی صاحب الاتقان فی علوم القرآن نے ان کے نام کے ساتھ 'القاضی' کا لفظ ذکر کیا ہے۔ شیخ اکبر کے ساتھ یہ لاحقہ کبھی نظر سے نہیں گزرا۔

۲- مصنفین عام طور پر ابن العربی (ال کے ساتھ) ذکر کرتے ہیں۔ حالاں کہ شیخ اکبر کے ساتھ ابن عربی (بغیر ال کے) لکھا جاتا ہے۔

۳- مصنفین نے ان کی تصنیف 'سراج المریدین' کا نام لیا ہے، جب کہ شیخ اکبر کی تصانیف میں اس نام کی کوئی کتاب نہیں ملتی۔ عام طور پر مصنفین اس کتاب کا ذکر ابن العربی الاشبیلی کی فہرستِ کتب میں کرتے ہیں۔ مثلاً ملاحظہ کیجیے مقدمۃ احکام القرآن، محمد بن علی البجاوی، ص ۶ اور طبقات المفسرین، دراوردی، ج ۲، ص ۱۶۵ وغیرہ۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مضمون نگار کو غلط فہمی ڈاکٹر عبیداللہ فہد کی کتاب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

’قرآن کریم میں نظم ومناسبت‘ سے ہوگئی ہے۔اس میں صراحت سے الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی درج کیا گیا ہے (طبع علی گڑھ، ۱۹۹۸ء، ص۳۰) اور ڈاکٹر فہد نے شاید مولانا امین احسن اصلاحی پر اعتماد کرکے یہ درج کردیا ہے، کیوں کہ مولانا اصلاحی ہی نے سب سے پہلے ان کا نام ’ابن عربی‘ کے لفظ سے ذکر کیا ہے (تفسیر نظام القرآن، دائرۂ حمیدیہ، سرائے میر اعظم گڑھ، ۱۹۹۶ء، ص۳۲) جب کہ مولانا فراہی نے ’ابن العربی‘ تحریر کیا تھا۔ (ملاحظہ کیجیے فاتحۃ تفسیر نظام القرآن، مطبعۃ اصلاح، سرائے میر اعظم گڑھ، ۱۳۵۷ھ، ص۵)۔

تاریخ اسلام میں اندلس کی دو شخصیات ’ابن عربی‘ کے نام سے گزری ہیں۔ ایک فلسفی اور صوفی کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ ان کا سن وفات ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء ہے، انھیں شیخ اکبر بھی کہا جاتا ہے۔ دوسرے کی شہرت مفسّر اور مالکی فقیہ کی حیثیت سے ہے۔ یہ اندلس کے شہر اشبیلیہ کے رہنے والے تھے۔ اسی لیے انھیں الاشبیلی کہا جاتا ہے۔ عارضۃ الاحوذی فی شرح جامع الترمذی اور احکام القرآن ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ یہ اشبیلیہ میں منصب قضاء پر فائز رہے۔ اسی لیے ان کے نام کے ساتھ القاضی بھی لکھا جاتا ہے۔ ان کا سن وفات ۵۴۳ھ/ ۱۱۴۸ء ہے۔ دونوں میں فرق کرنے کے لیے فلسفی وصوفی کو ’ابن عربی‘ (بغیر ال کے) اور مفسّر وفقیہ کو ’ابن العربی‘ (ال کے ساتھ) لکھا جاتا ہے۔

علم المناسبۃ کے باب میں جو شخصیت مراد ہے وہ القاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد ابن العربی الاشبیلی المالکی کی ہے، نہ کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی۔

☆☆☆

© rasailojaraid.com